سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: چھبیسویں

رسالہ نمبر 6

الصمصام علٰی مشکک فی اٰیۃ علوم الارحام ۱۳۱۵ھ

کاٹنے والی تلوار اس شخص کی گردن پر جو علوم ارحام سے تعلق رکھنے
والی آیتوں میں شک ڈالنے والا ہے

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ
الصمصام علٰی مشکک فی اٰیۃ علوم الارحام ۱۳۱۵ھ
(کاٹنے والی تلوار اس شخص کی گردن پر جو علوم ارحام سے تعلق رکھنے والی آیتوں میں شک ڈالنے والا ہے)

مسئلہ ۲۵۸: از عظیم آباد پٹنہ محلّہ لودی کٹرہ مرسلہ مولانا مولوی قاضی محمد عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی نہم جمادی الاولٰی ۱۳۱۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

حضرت اقدس قبلہ وکعبہ مدظلہ دست بستہ تسلیم، اس کے بعد التجاہے ایک ضروری مسئلہ جلد اندرہفتہ مدلل ومکمل عقلی ونقلی طور پر لکھ کرایک مسلمان کی جان بلکہ ایمان کی حفاظت کیجئے، عنداللہ ماجورہوں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے کہ پیٹ کا حال کوئی نہیں جانتا کہ بچہ ذکورسے ہے یااناث سے، حالانکہ ایک آلہ نکلاہے جس سے سب حال معلوم ہوجاتاہے اور پتا ملتاہے۔

کمترین خادمان

عبدالوحید حنفی الفردوسی منتظم تحفہ عفااللہ تعالٰی عنہ

فتوٰی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ الذی لایخفٰی علیہ شیئ فی الارض ولافی السماء ھوالذی یصوّرکم فی الارحام کیف یشاء، و الصّلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء الآتی بکتاب مبین فیہ رحمۃ و شفاء وماحظّ الکٰفرین منہ الانقمۃ وشقاء وعلٰی اٰلہٖ وصحبہ البررۃ الاتقیاء الزین ھم فی بطون امھاتھم سعداء ماجنّ جنین فی ظلمٰتٍ ثلٰثٍ بین غشاء وغطاء اٰمین!	تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جس پر زمین وآسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔وہ وہی ہے جو تمہاری صورت بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جیسے چاہے،اور درود وسلام ہو خاتم الانبیاء پر جو روشن کتاب لے کر تشریف لانے والے ہیں،جس میں رحمت وشفاء ہے،کافروں کااس سے سوائے انتقام اور بدبختی کے کچھ نہیں،اور آپ کے آل واصحاب پر جو نیک اور متقی ہیں، اوروہ ماؤں کے پیٹوں میں سعادتمند ہوئے،جبکہ جنین تین تاریکیوں میں پردے اوراندھیرے کے درمیان پوشیدہ رہے۔ آمین!(ت)

مولٰینا حامی سنت ماحی بدعت اکرکم اللہ تعالٰی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔اللہ تعالٰی جل وعلاسورہ آل عمران شریف میں ارشاد فرماتاہے:

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ﯘ ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝" [1]	بیشک اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں زمین میں اورنہ آسمان میں، وہی ہے جو تمہارا نقشہ بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جیسا چاہے، کوئی سچا معبود نہیں مگر وہی زبردست حکمت والا۔

سورہ رعد شریف میں فرماتاہے:

"اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی	اللہ جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں رکھتی ہے ہر مادہ

[1] القرآن الکریم ۳/ ۵و۶

وَ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُؕ-وَ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ(۸) عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ(۹) "[2]	اور جتنے سمٹتے ہیں پیٹ اور جتنے پھیلتے یا جو کچھ گھٹتے ہیں اور جو کچھ بڑھتے اور ہر چیز اس کے یہاں ایک اندازے سے ہے جاننے والا نہاں وعیاں کا سب سے بڑا بلندی والا۔

سورہ حج شریف میں فرماتا ہے:

"وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى "[3]	اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں مادہ کے پیٹ میں جو کچھ چاہیں ایک مقرر وعدے تک۔

سورہ لقمان شریف میں فرماتا ہے:

" اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِۚ-وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَۚ-وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِؕ-وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًاؕ-وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُؕ-اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ(۳۴) "[4]	بیشک اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کسی کو اپنی خبر نہیں کہ کہاں مرے گا بیشک اللہ ہی جاننے والا خبردار۔

اور سورہ ملٰئکہ شریف میں فرماتا ہے:

" وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًاؕ-وَ مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖؕ-وَ مَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّ لَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍؕ-اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ(۱۱) "[5]	اللہ نے بنایا تمہیں مٹی سے پھر منی سے پھر کیا تمہیں جوڑے جوڑے اور نہیں گابھن ہوتی کوئی مادہ اور نہ جنے مگر اس کے علم سے اور نہ کوئی عمر والا عمر دیا جائے اور نہ گھٹایا جائے اس کی عمر سے مگر یہ سب لکھا ہے ایک نوشتہ میں بیشک یہ سب اللہ کو آسان ہے۔

سورہ حم السجدہ شریف میں فرماتا ہے:

" اِلَیْهِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِؕ	اللہ ہی کی طرف پھرا جاتا ہے علم قیامت کا

[2] القرآن الکریم ۱۳/ ۸و۹
[3] القرآن الکریم ۲۲/ ۵
[4] القرآن الکریم ۳۱/ ۳۴
[5] القرآن الکریم ۳۵ / ۱۱

"وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ"[6]	اور نہیں نکلتا کوئی پھل اپنے غلاف سے اور نہ پیٹ رہے کسی مادہ کو اور نہ جنے مگر اس کی آگاہی سے۔

اور سورہ والنجم شریف میں فرماتا ہے:

"هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ "[7]	اللہ خوب جانتا ہے تمہیں جب اس نے بنایا تم کو زمین سے اور جب تم چھپے ہوئے تھے ماں کے پیٹ میں۔ تو آپ اپنی جان کو ستھرا نہ کہو، اسے خوب خبر ہے کون پرہیزگار ہوا۔

آیات کریمہ میں مولٰی سبحٰنہ وتعالٰی اپنے بے پایان علوم کے بیشمار اقسام سے ایک سہل قسم کا بہت اجمالی ذکر فرماتا ہے کہ ہر مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہے سب کا سارا حال[۱] پیٹ رہتے وقت اور[۲] اس سے پہلے اور[۳] پیدا ہوتے اور[۴] پیٹ میں رہتے اور[۵] جو کچھ اس پر گزرا اور[۶] گزرنے والا ہے،[۷] جتنی عمر پائے گا[۸] جو کچھ کام کرے گا[۹] جب تک پیٹ میں رہے گا،[۱۰] اس کا اندرونی بیرونی ایک ایک عضو ایک ایک پرزہ جو صورت دیا گیا جو دیا جائے گا[۱۱] ہر ہر رونگٹا جو مقدار مساحت وزن پائے گا،[۱۲] بچے کی لاغری، فربہی، غذا، حرکت خفیفہ زائدہ، انبساط، انقباض اور زیادت و قلّت خون، طمث و حصول فضلات وہوا و رطوبات وغیرہا کے باعث آن آن پر پیٹ جو سمٹتے پھیلتے ہیں غرض ذرّہ ذرّہ سب اسے معلوم ہے ان میں کہیں نہ تخصیص ذکورت وانوثت کا ذکر نہ مطلق علم کی نفی وحصر، تو یہ مہمل و مختل اعتراض پادر ہوا کہ بعض پادریان پادر بند ہوا کی تازہ گھڑت ہے اس کا اصل منشا معنی آیات میں بے فہمی محض یا حسب عادت دیدہ و دانستہ کلام الٰہی پر افتراء و تہمت ہے۔ قرآن عظیم نے کس جگہ فرمایا ہے کہ کوئی کبھی کسی مادہ کے حمل کو کسی طرح تدبیر سے اتنا معلوم نہیں کرسکتا کہ نر ہے یا مادہ۔ اگر کہیں ایسا فرمایا ہو تو نشان دو۔ اور جب نہیں تو بعض وقت بعض اناث کے بعض حمل کا بعض حال بعض تدابیر سے بعض اشخاص نے بعض جہل طویل و عجز مدید بعض آلات بیجان کا فقیر و محتاج ہو کر اس فانی وزائل وبے حقیقت نام کے ایک ذرہ علم وقدرت سے (کہ وہ بھی اسی بارگاہ علیم وقدیر سے حصہ رسد چند روز سے چند روز کے لئے پائے

[6] القرآن الکریم ۴۱/ ۴۷

[7] القرآن الکریم ۵۳/ ۳۲

اوراب بھی اسی کے قبضہ واقتدار میں ہیں کہ بے اس کے کچھ کام نہ دیں) اگر صحرا سے ذرہ سمندر سے قطرہ معلوم کرلیاتو یہ آیات کریمہ کے کس حرف کاخلاف ہوا، وہ خود فرماتا ہے:

"یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَۚ "[8]	اللہ جانتاہے جوان کے آگے ہے اور جوکچھ پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم سے کسی چیز کو مگر جتنی وہ چاہے۔

تمام جہان میں روزاول سے ابدالآباد تک جس نے جوکچھ جانا یاجانے گاسب اسی الا بماشاء کے استثناء میں داخل ہے جس کے لاکھوں کروڑوں سربفلک کشیدہ پہاڑوں سے ایک نہایت قلیل وذلیل وبے مقدار ذرہ یہ آلہ بھی ہے، ایساہی اعتراض کرنا ہوتو بے گنتی گزشتہ وآئندہ باتوں کاجو علم ہم کو ہے اسی سے کیوں نہ اعتراض کرے جو صیغہ **یعلم مافی الارحام** میں ہے کہ اللہ جانتاہے جوکچھ مادہ کے پیٹ میں ہے بعینہٖ وہی صیغہ "**یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْۚ** "[9] میں ہے کہ اللہ جانتاہے جوکچھ گزرا اور جوکچھ ان کے پیچھے ہے۔جب ان بے شمار علوم تاریخی وآسمانی ملنے میں کسی عاقل منصف کے نزدیک اس آیت کاکچھ خلاف نہ ہوا نہ تیرہ سوبرس سے آج تک کسی پادری صاحب کوان علوم کے باعث اس آیہ کریمہ پرلب کشائی کاجنون اچھلاتو اب ایک ذراسی آلہ نکال کر اس آیت کاکیابگاڑ متصور ہوسکتاہے، ہاں عقل نہ ہو توبندہ مجبور ہے یاانصاف نہ ملے توانکھیارا بھی کور ہے **ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم**۔

ثمّ اقول: وباللہ التوفیق (پھر میں کہتاہوں اور توفیق اللہ سے ہے۔ت) مفصلاً حق واضح کو واضح ترکروں۔اصل یہ ہے کہ کسی علم کی حضرت عزت عزوجل سے تخصیص اوراس کی ذات پاک میں حصر اوراس کے غیر سے مطلقاً نفی چندوجہ پر ہے:

اوّل: علم کاذاتی ہوناکہ بذات خود بے عطائے غیر ہو۔

دوم: علم کاغناکہ کسی آلہ جارحہ وتدبیر وفکرو نظر والتفات وانفعال کااصلاً محتاج نہ ہو۔

سوم: علم کا سرمدی ہوناکہ ازلاً ابداً ہو۔

چہارم: علم کاوجوب کہ کبھی کسی طرح اس کاسلب ممکن نہ ہو۔

پنجم: علم کااثبات واستمرار کہ کبھی کسی وجہ سے اس میں تغیر وتبدل فرق تفاوت کاامکان نہ ہو۔

---

[8] القرآن الکریم ۲/ ۲۵۵

[9] القرآن الکریم ۲/ ۲۵۵

ششم: علم کا قطعی غایات کمالات پر ہونا کہ معلوم کی ذات ذاتیات اعراض احوال لازمہ مفارقہ ذاتیہ اضافیہ ماضیہ آیتہ موجودہ ممکنہ سے کوئی ذرہ کسی وجہ پر مخفی نہ ہوسکے۔

ان چھ وجہ پر مطلق علم حضرت احدیت جل وعلا سے خاص اور اس کے غیر سے قطعًا مطلقًا منفی یعنی کسی کو کسی ذرہ کا ایسا علم جو ان چھ وجوہ سے ایک وجہ بھی رکھتا ہو حاصل ہونا ممکن نہیں جو کسی غیر الٰہی کے لئے عقول مفارقہ ہوں خواہ نفوس ناطقہ ایک ذرے کا ایسا علم ثابت کرے یقینا اجماعًا کافر مشرک ہے۔ان تمام وجوہ کی طرف آیات کریمہ میں باطلاق کلمہ یعلم اشارہ فرمایا کہ یہاں علم کو مطلق رکھا اور مطلق فرد کامل کی طرف منصرف اور علم کامل بلکہ علم حقیقی حق الحقیقہ وہی ہے جو ان وجوہ ستہ کا جامع ہو اسی لحاظ پر ہے وہ جو قرآن عظیم میں ارشاد ہوا:

"یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ"[10]	جس دن اللہ عزوجل رسولوں کو جمع کرکے فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں۔

کفار کے پاس ان محبوبان خدا صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہم کا تشریف لانا ہدایت فرمانا ان ملاعنہ کا تکذیب وانکار واصرار و استکبار و بیہودہ گفتار سے پیش آنا کسے نہیں معلوم مگر حضرات انبیاء عرض کریں گے لاعلم لنا ہمیں اصلًا علم نہیں،لا نفی جنس کا ہے سلب مطلق فرمائیں گے یعنی وہی علم کامل کہ بحقیقت حقیقہ علم اسی کا نام ہے اصلًا اس کا کوئی فرد ہمیں حاصل نہیں،حق حقیقت تو یہ ہے جب اس سے تجاوز کرکے حقیقت عرفیہ یعنی مطلق دانستن کی طرف چلئے خواہ بالذات ہو یا بغیر ہو غنی ہو یا محتاج سرمدی ہو یا حادث ابدی ہو یا فانی واجب ہو یا ممکن ثابت ہو یا متغیر تام ہو یا ناقص بالکنہ ہو یا بالوجہ بایں معنی مطلق علم کہ ایک آدھ چیز کے جاننے سے بھی صادق زنہار مختص بحضرت عزت عزت عظمتہ نہیں،نہ معاذاللہ قرآن عظیم نے ہر گز کہیں اس کا دعوٰی کیا بلکہ جس طرح معنی اول کا غیر کے لئے اثبات کفر ہے اس معنے کی غیر سے نفی مطلق بھی کفر ہے کہ یہ خود صدہا نصوص قرآن عظیم بلکہ تمام قرآن عظیم بلکہ تمام ملل وشرائع وعقل ونقل وحس سب کی تکذیب ہوگی قرآن عظیم نے اپنے محبوبوں کے لئے بے شمار علوم عظیمہ عطا فرمائے اور ان کے عطا سے منت رکھی۔

---

[10] القرآن الکریم ۵/ ۱۰۹

O قال تعالٰی "وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ﴿۱۱۳﴾" [11]	(اللہ تعالٰی نے فرمایا) اور سکھادیا اللہ نے تجھے اے نبی! جو تجھے معلوم نہ تھا اور اللہ کا فضل تجھ پر بہت بڑا ہے۔
O "وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾"۔ [12]	اور فرشتوں نے ابراہیم کو مژدہ دیا علم والے لڑکے کا۔
O "وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ"۔ [13]	اور بیشک یعقوب علم والا ہے ہمارے علم عطافرمانے سے۔
O "وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا"۔ [14]	سکھادیئے آدم کو سب نام۔
O "وَ اذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾" [15]	اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم واسحٰق ویعقوب قدرت والوں اور علم والوں کو۔
O "یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ" [16]	بلند کرے گا اللہ تعالٰی تمہارے ایمان والوں کو اوران کو جنہیں علم عطاہوا درجوں میں۔

بلکہ عام بشر کو فرماتا ہے:

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾ [17]	رحمان نے سکھایا قرآن، بنایا آدمی، اسے بتایا بیان۔
"عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾" [18]	سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا۔
"وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْـًٔا ۙ وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾" [19]	اللہ نے نکالا تمہیں ماں کے پیٹ سے نرے ناداں اور دیئے تمہیں کان اور آنکھیں اور دل شاید تم حق مانو۔

---

[11] القرآن الکریم ۴/ ۱۱۳

[12] القرآن الکریم ۵۱/ ۲۸

[13] القرآن الکریم ۱۲/ ۶۸

[14] القرآن الکریم ۲/ ۳۱

[15] القرآن الکریم ۳۸/ ۴۵

[16] القرآن الکریم ۵۸/ ۱۱

[17] القرآن الکریم ۵۵/ ۱تا۴

[18] القرآن الکریم ۹۶/ ۵

[19] القرآن الکریم ۱۶/ ۷۸

بلکہ عام تر فرماتا ہے:

" اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ الطَّیۡرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ کُلٌّ قَدۡ عَلِمَ صَلَاتَہٗ وَ تَسۡبِیۡحَہٗ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌۢ بِمَا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾ "[20]	کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کی پاکی بولتے ہیں جو آسمان وزمین میں ہیں اور پرندے پرا باندھے سب نے جان لی ہے اپنی اپنی نماز و تسبیح، اور اللہ کو خوب خبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔

تو کوئی اندھے سے اندھا بھی کسی آیت کا یہ مطلب نہیں کہہ سکتا کہ بایں معنی مطلق علم کو غیر سے نفی فرمایا ہے ہاں اس معنی پر علم مطلق غیر سے ضرور مسلوب، اور یہ وجہ ہفتم حصرو تخصیص کی ہے یعنی تمام موجودات وممکنات ومفہومات وذوات وصفات ونسب واضافات وواقعیات وموہومات غرض ہر شیئ ومفہوم کو علم کا عام وتام ومحیط ومستغرق ہونا کہ غیر متناہی معلومات کے غیر متناہی سلاسل اور ہر سلسلے کے ہر فرد سے غیر متناہی علوم متعلق اور یہ سب نامتناہی نامتناہی نامتناہی علوم معًا حاصل ہوں جن کے احاطے سے کوئی فرد اصلًا خارج نہ ہو جسے فرماتا ہے:

" وَّ اَنَّ اللّٰہَ قَدۡ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عِلۡمًا ﴿۱۲﴾ "[21]	بیشک اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہوا۔

اور فرماتا ہے:

" عٰلِمِ الۡغَیۡبِ ۚ لَا یَعۡزُبُ عَنۡہُ مِثۡقَالُ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ وَ لَاۤ اَصۡغَرُ مِنۡ ذٰلِکَ وَ لَاۤ اَکۡبَرُ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۳﴾ "[22]	جاننے والا ہر چھپی چیز کا اس سے چھپی نہیں کوئی ذرہ بھر چیز آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر سب ایک روشن کتاب میں ہے۔

ایسا علم بھی غیر کے لئے محال اور دوسرے کے واسطے اس کا اثبات کفر وضلال کما بیّنّاہ فی رسالتنا "مقامع الحدید علٰی خدّ المنطق الجدید" (جیساکہ ہم نے اس کو اپنے رسالہ "مقامع الحدید علٰی خدّ المنطق الجدید" میں بیان کر دیا ہے۔ت) مانحن فیہ میں مولا سبحانہ وتعالٰی نے اس وجہ ہفتم کی طرف اشارہ فرمایا کل انثٰی میں کلمہ کل اور ماتحمل من انثٰی

---

[20] القرآن الکریم ۲۴/ ۴۱

[21] القرآن الکریم ۶۵/ ۱۲

[22] القرآن الکریم ۳۴/ ۳

میں نکرہ منفیہ پھر تاکید بہ من اور مافی الارحام عموم ما اور لام استغراق سے، وعلٰی ھذا القیاس۔ اب آلہ محدثہ کی طرف چلئے، فقیر اس پر مطلع نہ ہوا، نہ کسی سے اس کا کچھ حال سنا، ظاہر ایسی صورت میسر نہیں کہ جنین رحم میں بحال "فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ" [23] تین اندھیریوں میں رہے اور بذریعہ آلہ مشہود ہوجائے اس کا جسم بالتفصیل آنکھوں سے نظر آئے کہ بعد علوق فم رحم سخت منضم ہو جاتا ہے جس میں میل سرمہ بدقت جائے اور اس جائے تنگ وتار میں جنین محبوس ہوتا ہے وہ بھی یوں نہیں بلکہ خود اس پر تین غلاف اور چڑھے ہوتے ہیں اور ایک غشائے رفیق ملاقی جسم مبین جس میں اس کا فضلہ عرق جمع ہوتا ہے اس پر ایک اور حجاب اس سے کثیف تر مسمّٰی بہ غشائے لفافی جس میں فضلہ بول مجتمع رہتا ہے اس پر ایک اور غلاف اکثف کہ سب کو محیط ہے جسے شیمہ کہتے ہیں، ایسی حالتوں میں بدن نظر آنے کا کیا محل ہے، توظاہرًا آلے کا محصل صرف بعض علامات وامارات ممیّزہ منجملہ خواص خارجیہ کا بتانا ہوگا جن سے ذکورت وانوثت کا قیاس ہوسکے، جیسے رحم کی تجویف ایمن یا ایسر میں حمل کا ہونا یا اور بعض تجربیات کہ تازہ حاصل کئے گئے ہوں، اگر اسی قدر ہے جب تو کوئی نئی بات نہیں پہلے بھی مجربین قیاسات فارقہ رکھتے تھے جیسے دہنی یا بائیں طرف جنین کی بیشتر جنبش، یا حاملہ کی پستان راست یا چپ کے حجم میں افزایش، یا سرہائے پستان میں سرخی یا ادواہٹ آنا، یا رنگ روئے زن پر شادابی یا تیرگی چھانا، یا حرکات زن میں خفت یا ثقل پانا، یا قارورے میں اکثر اوقات حمرت یا بیاض غالب رہنی، یا عورت کے خلاف عادت بعض اطعمہ جیدہ یا ردیہ کی رغبت ہونی، یا پشم کبود میں زرادند مدقوق بعسل سرشتہ کا صبح علی اریق حمول اور ظہر تک مثل صائم رہ کر مزہ دہن کا امتحان کہ شیریں ہوا یا تلخ، الٰی غیرذٰلک مما یعرفہ اھل الفن ولکل شروط یراعیھا البصیر فیصیب الظن (اس کے علاوہ جس کو اہل فن جانتا ہے اور عقلمند تمام شرائط کو ملحوظ رکھتا ہے تو گمان درست ہوتا ہے۔ت)

اور عجائب صنع الٰہی جلت حکمتہ سے یہ بھی محتمل کہ کچھ ایسی تدابیر القا فرمائی ہوں جن سے جنین مشاہدہ ہی ہوجاتا ہو مثلاً بذریعہ قواسر پانچوں حجابوں عہ میں بقدر حاجت کچھ توسیع وتفریج دے کر

عہ: ہر سہ غشاہائے مذکورہ وفوق انہا زیر وبالا دو طبقہ زہدان برہم گر غلاف است ۱۲

تین مذکورہ پردے اور ان پر اوپر نیچے دو طبقے زہد کے ایک دوسرے پر غلاف ہیں۔۱۲(ت)

[23] القرآن الکریم ۳۹/ ۶

روشنی پہنچا کر کچھ شیشے ایسی اوضاع پر لگائیں کہ باہم تادیہ عکوس کرتے ہوئے زجاج عقرب پر عکس لے آئیں یا زجاجات متخالفۃ الملاایسی وضعیں پائیں کہ اشعہ بصریہ کو حسب قاعدہ معروضہ علم مناظر الغطاف دیتے ہوئے جنین تک لے جائیں جس طرح آفتاب کا کنارہ کہ ہنوز افق سے دور اور مقابلہ نظر سے محجوب ومستور ہوتا ہے بوجہ اختلاف ملاوغلظت عالم نسیم ہمیں محاذات بصر سے پہلے ہی نظر آجاتا اور طلوع مرئی کہ وہی ملحوظ فی الشرع ہے پیشتر ہوتا ہے یوں ہی جانب غروب بعد زوال محاذات ووقوع حجاب میں کچھ دیر تک دکھائی دیتا اور غروب مرئی معتبر فی الشرع غروب حقیقی کے بعد ہوتا ہے، ولہٰذا فقیر غفراللہ تعالٰی لہ نے جب کبھی موامرات زیجیہ سے محاسبہ کیا اور اسے مشاہدہ بصری سے ملایا ہے ہمیشہ نہار عرفی کو نہار نجومی پر اس سے بھی زائد پایا ہے جو طرفین طلوع وغروب میں تفاوت افقین حسی وحقیقی بحسب ارتفاع قامت معتدلہ انسانی وتفاضل نیم قطر فاصل میان حاجت ومرکز کا مقتضٰی ہے نیز اسی لئے فقیر کا مشاہدہ ہے کہ قرص شمس تمام وکمال بالائے افق مشہور ہونے پر بھی ظلمت شب مطلع ومغرب میں نظر آتی ہے حالانکہ مخروط ظلی وشمس میں ہرگز نیم دورسے کم فصل نہیں اور اختلاف منظر آفتاب غایت قلّت میں ہے کہ مقدار عسر قطر تک بھی نہیں پہنچتا۔ خیر کچھ بھی ہو ہم یہی صورت فرض کرتے ہیں کہ مجرد کسی امارت خارجہ کی بناپر قیاس ہی نہیں بلکہ بذریعہ آلہ اعضائے جنین باچناں وچنیں حجابات وکمیں مشہود ہوجاتے ہیں بہرحال آخر تمام منشاومبنائے اعتراض مہمل صرف اس قدر کہ جو علم قرآن عظیم نے مولٰی سبحٰنہ وتعالٰی کے لئے خاص مانا تھا ہمیں اس آلے سے حاصل ہوجاتا ہے حالانکہ لا واللہ "كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝" [24] کیا بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکلتا ہے وہ تو نہیں کہتے مگر جھوٹ۔ ہم پوچھتے ہیں اس آلے سے تم کو اُتنا ہی علم دیا جو وجہ ہشتم عام وشامل میں ہے جس کا باری عزوجل سے خاص جاننا محال اور خود بحکم قرآن عظیم کفر وضلال تھا جب تو اعتراض کتنا مالیخولیا اور کس درجہ کا جنون ہے کہ سرے سے مبنی ہی باطل وملعون ہے اس قسم علم یعنی دانستن کو اگرچہ کیسا ہی ہو حضرت عزت عزت عظمتہ سے قرآن عظیم نے کب خاص مانا تھا اس قسم کے کروڑوں علم عام انسان بلکہ حیوانات کو روز ملتے رہتے ہیں اور قرآن عظیم خود غیر خدا کے لئے انہیں ثابت فرماتا ہے ایک اس کے ملنے میں کیا نئی شاخ نکلی کہ آیت الٰہی کا خلاف ہوگیا یہ بھی اس "عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝" [25] (انسان کو سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا)

---

[24] القرآن الکریم ۱۸/ ۵

[25] القرآن الکریم ۹۶/ ۵

کے ناپید کنار صحراؤں سے ایک ذلیل ذرہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے سکھایا آدمی کو جو اسے معلوم نہ تھا، دیکھو ابھی تمہیں آیت سنا چکا ہوں کہ اللہ نے تمہیں نکالا ماں کے پیٹ سے نرے جاہل کہ کچھ نہ جانتے تھے پھر تمہیں عقل وہوش وچشم وگوش دیئے کہ اس کا حق مانو، تم نے اچھا حق مانا کہ اسی کی برابری کرنے لگے، اور اگر یہ مقصود کہ اس سے تمہیں ان سات وجوہ مخصوصہ بحضرت باری عزوجل سے کسی وجہ کا علم مل گیا تو یہ اس سے بھی لاکھوں درجہ بدتر جنون ہے۔ کیا یہ علم تمہارا ذاتی ہے، عطائے الٰہی سے نہیں؟ اہل کتاب کہلاتے ہو شاید، ایسا خدائی دعوٰی تو نہ کرو۔ ابھی چندروز ہوئے تم اس آلے سے جاہل تھے اللہ عزوجل نے تمہیں تمہاری بساط کے لائق عقل دی، ریاضی سکھائی، دنیا کمانے کی راہ بتائی، تمہارے ذہن میں اس کا طریقہ ڈالا، آنکھیں ہاتھ جوارح دیئے جن کے ذریعہ سے کام کرسکو، جس چیز کا کوئی آلہ بناؤ اور جس چیز پر اسے استعمال میں لاؤ انہیں تمہارے لئے مسخر کیا اسباب مہیا کرکے تمہارے دل میں اس کا خیال ڈالا پھر تمہارے جوارح کو کام کی طرف مصروف فرمایا پھر محض اپنی قدرت کاملہ سے بنادیا اور اس کا بننا تمہارے ہاتھوں پر ظاہر ہوا تم سمجھے ہم نے اپنی قدرت اپنے علم سے بنالیا اندھے ہمیشہ ایسا ہی سمجھا کرتے ہیں جو ظاہری سبب کے غلام اور حلقہ بگوش اور مسبّب وخالق وعالم وقادر حقیقی سے غافل وبیہوش ہیں "كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾" [26] (اللہ تعالٰی یونہی مہر کردیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔ ت) جیسے قارون ملعون جسے اللہ عزوجل نے بے شمار خزانے دیئے دنیا بھر کی نعمتیں بخشیں جب اس سے کہا گیا "اَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ" [27] بھلائی کر جیسے اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کی، تو کافر کیا بکتا ہے "اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْ ؕ" [28] یہ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو مجھے آتا ہے۔ پھر بدلا دیکھا کس مرنے کا چکھا:

"فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ ﴿۸۱﴾" [29]	دھنسادیا ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں پھر نہ ہوئے اس کے کچھ یار کہ اسے بچالیتے اللہ کی گرفت سے اور نہ وہ مدد لاسکا۔

اور اس علم کا غنی نہ ہونا خود بدیہی کہ ایک بے جان آلے کی بودگی پر ہے جب تک آلہ نہ تھا تو ڈاکٹر صاحب

[26] القرآن الکریم ۴۰/ ۳۵
[27] القرآن الکریم ۲۸/ ۷۷
[28] القرآن الکریم ۲۸/ ۷۸
[29] القرآن الکریم ۲۸/ ۸۱

کچھ نہ کہہ سکتے تھے کہ میم صاحب کے پیٹ میں مس میڈیم ہے یا باوالوگ، ازلی ابدی واجب کیسے کہہ سکتے ہو جب تم خود ہی حادث فانی باطل ہو، ازلی بڑی چیز ہے ایام حمل ہی مدتوں اپنے جہل وعجز کا اقرار کرنا پڑے گا جب تک نطفہ صورت نہ پکڑے پانی کی بوند یا خون بستہ یا گوشت کا ٹکڑا رہے، ڈاکٹر صاحب کی ڈاکٹری کچھ نہیں چل سکتی کہ نر نظر آتا ہے یا مادہ۔ کیا تمہارا علم ثابت ونا قابل نقصان وزیادت ہے استغفر اللہ قبل مشاہدہ کی حالت کو مشاہدہ اجمالی، مشاہدہ اجمالی کو نظر تفصیلی، نظر تفصیلی بالائی کو نظر بعد تصریح عملی سے ملاؤ۔ حالت التفات وذہول کا فرق دیکھو پھر طریان نسیان تو سرے سے ارتفاع ہے۔ کیا تمہارا علم کامل ہے، حاش للہ اضافات بتانے کی کیا قدرت کہ وہ غیر متناہی ہیں مثلاً اس کے بدن کا کوئی ذرہ لے لیجئے اور اس کی ماں کے بدن اور تمام اجسام عالم میں جتنے نقطے فرض کئے جاسکتے ہیں اس کے بدن کے ہر ذرے کا اس ہر نقطہ ارضی وسماوی وشرقی وغربی وجنوبی و شمالی ونزدیک ودور وموجود وحال وماضی واستقبال سے بعد بتاؤ یہ لاتعد ولا تحصٰی خطوط جو ہر نقطہ جسم جنین سے تمام نقاط عالم تک نکل کر بے حدو بے شمار زاویے بناتے آئے ہر زاویے کی مقدار بولو، نہ سہی یہی بتادو کتنے خطوط پیدا ہوں گے، نہ سہی یہی کہہ دو کہ تمام اجسام جہان میں کتنے نقطے نکلیں گے، نہ سہی اتنا ہی کہو کہ صرف جنین کے بدن میں کس قدر نقاط مانے جائیں گے اور جب یہ ادنٰی علم جو علوم الٰہیہ متعلقہ بجنین کے کروڑہا کروڑ حصوں سے ایک حصہ بھی نہیں ایک جنین میں بھی اس قلیل کے اقل القلیل حصے کا جواب نہیں دے سکتے اگرچہ دنیا بھر کے ڈاکٹر وپادری اکٹھے ہو جاؤ تو باقی علوم کی کیا گنتی ہے حالانکہ واللہ العظیم یہ تمام علوم تمام نسبتیں تمام خطوط تمام نقاط تمام زاویے تمام مقادیر گزشتہ وموجودہ وآئندہ تمام جن وبشر وحیوانات کے تمام حملوں میں رب العزت آن واحد میں معاً تفصیلاً ازلاً ابداً جانتا ہے اور یہ اس کے بحار علوم سے ایک قطرہ بلکہ بے شمار یم سے ادنٰی نم ہے اور یہ سب کا سب مع ایسے ایسے ہزارہا علوم کے جن کی اجناس کلیہ تک بھی وہم بشری نہ پہنچ سکے شمار افراد درکنار سب انہیں دو کلموں کے سرخ میں داخل ہیں کہ یعلم مافی الارحام جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں ہے۔ تمہاری تنگ نظری کوتاہ فہمی دو لفظ دیکھ کر ایسے سستے سمجھ لئے کہ ایک آلے کی ناچیز وبے حقیقت ہستی پر علم ارحام کے مدعی بن بیٹھے، ہاں نصب واضافات کو جانے دو کہ نامتناہی معدود ومحدود ہی اشیاء بتاؤ اور وہ بھی کسی ایک جنین کی نسبت اور وہ بھی خاص اپنے گھر کے کہ آدمی کو گھر کا حال خوب معلوم ہوتا ہے اپنا اور اپنی جورو کا واقعہ تو خود اسی پر گزرا اس کے سامنے ہی گزرا اور اوپر سے مدد دینے کو آلہ موجود کوئی پادری صاحب آلہ لگا کر بولیں کہ جس وقت ان کی میم صاحب کو پیٹ رہا نطفہ کتنے وزن کا گرا تھا اس میں کتنے حیوان منوی تھے

گرتے وقت رحم کے کس حصہ پر پڑا، رحم میں کتنی دیر بعد کون سی خمل ونقرہ میں مستقر ہوا، جب سے اب تک کتنا خون حیض اس کے کام آیا، یہ اصل نطفہ کس کس غذا کے کس کس کے جز اور کتنے وزن کا فضلہ تھا وہ کہاں کی مٹی سے پیدا ہوئی تھی کھانے کے کتنی دیر بعد اس نے صورت نطفیہ اخذ کی تھی جب سے اب تک ایک ایک منٹ کے فاصلہ پر اس کی وزن ومساحت وہیأت میں کیا کیا اور کتنا کتنا تغیر ہوا، حوادث مذکورہ بالا کے باعث جب سے اب تک میم صاحبہ کی رحم شریف کئی بار اور کتنی کتنی دیر کو اور کس کس قدر سمٹی پھیلی، بچہ کتنی دفعہ اور کس کس قدر اور کدھر کدھر کو پُھر پھرایا، ہر جنبش پر وضع اعضا میں کیا کیا تغیر ہوا، یہی سب احوال اب سے پیدا ہونے تک کس کس طرح گزریں گے منٹ منٹ پر وضع ووزن ومساحت ومکان وحرکت وسکون و غذا واحوال جنین ورحم میں کیا کیا تغیرات ہوں گے، باوالوگ رحم شریف میں کب تک بسیں گے، کس گھنٹے منٹ سکنڈر تھڈ پر برآمد ہوں گے، پہلے کون سا عضو آگے بڑھائیں گے، اس وقت کتنے فربہ کتنے دراز ہوں گے، دروازہ برآمد کی وسعت کس مقدار مخصوص تک چاہیں گے، آسانی گزر کو کتنی رطوبت کی پچکاریاں ساتھ لائیں گے، آپ کئی بار زور لگائیں گے، میم صاحبہ سے کتنے کرائیں گے، کون سی چیخ پر باہر آئیں گے، برآمد بھی ہوں گے یا کچے ہی گر جائیں گے، جی بچے تو کیا عمر پائیں گے، کہاں کہاں بسیں گے، کیا کیا کھائیں گے، کس کس مشن میں لونڈے پڑھائیں گے، **الی غیر ذٰلك مما لایعد ولا یحصی** (اس کے علاوہ جن کی گنتی اور شمار نہیں کیا جاسکتا۔ت)

واللہ کہ تمام عالم کی تمام ماضی وموجود ومستقبل حملوں رحموں کے ایک ایک ذرہ احوال مذکورہ وغیر مذکورہ گزشتہ وموجودہ وآئندہ کو رب العزت عزوجل کا علم ازلاً ابداً معاً تفصیلاً محیط ہے اور یہ سب انہیں دو پاک کلمہ **یعلم مافی الارحام** (جانتا ہے جو کچھ پیٹوں میں ہے۔ت) کی شرح میں داخل۔ تم اپنے ہی گھر کے ایک ہی پیٹ کے مختصر احوال کے کروڑوں حصوں سے ایک حصہ کا بھی ہزارواں حصہ نہیں بتا سکتے اور عالم ارحام بننے کے مدعی نہ سہی ماضیہ وآتیہ کو بھی جانے دو، صرف موجودہ ہی لو اور حالات میں بھی فقط موجودہ ہی پر قناعت کرو۔ کیا انہیں کو تمہارا علم عام ہے **سبحان اللہ اوّلاً** ان کا بھی علم بالفعل کہاں تمام عالم میں جتنے حمل اس وقت موجود ہیں سب کی گنتی تو کوئی بتا ہی نہیں سکتا سب کے حال پر اطلاع کجا۔ **ثانیاً** اچھا علم بالفعل سے بھی گزر وصرف بذریعہ آلہ امکان علم ہی پر قناعت کرو کہ گو ہمیں کچھ معلوم نہیں مگر جو پاس آئے اور قدرت ملے تو آلہ لگا کر جان سکتے ہیں اگرچہ صاف ظاہر کہ یہ علم نہ ہوا کھلا جہل واقرار جہل ہوا، تاہم موجود حملوں میں آدمی کے حمل اور ہر گونہ جانور طیر ووحش وسباع و بہائم وہوام سب کے سب گابھ داخل، ذرا کوئی پادری صاحب آلہ آپ لگا کر یا کسی ڈاکٹر صاحب سے

لگوا کر بتائیں تو کہ چیونٹی کے پیٹ میں کَے انڈے ہیں، ان میں کتنی چیونٹیاں کتنے چیونٹے ہیں۔ایک چیونٹی کیا خفاش کے سب پرند اور نیز مچھلیاں، سانپ، گرگٹ، گوہ، ناکا، سقنقور وغیرہا لاکھوں جانور کَے انڈے دیتے ہیں پادری صاحب کی حکمت سب جگہ بیکار ہے کیا یہ یعلم مافی الارحام میں داخل نہ تھے۔ **ثالثًا** اوراتروں فقط بچے ہی والوں پر قناعت سہی کیا ان سب کے پیٹ آلے کے قابل ہیں۔ **رابعًا خامسًا تاعاشرًا** وغیرہ، اس سے بھی در گزروں فقط قابل آلہ فقط انسان بلکہ فقط امریکا یا انگلستان بلکہ فقط پادریان بلکہ فقط پادری فلاں بلکہ ان کے گھر کا بھی فقط ایک ہی پیٹ بلکہ وہ بھی فقط اسی وقت جب بچہ خوب بن لیا اور اپنی نہایت تصویر کو پہنچ چکا اور وہ بھی فقط اتنی ہی دیر کے لئے جبکہ میم صاحبہ کے پیٹ میں آلہ لگا ہوا ہے کلام کروں اب لو لاکھوں عموم کے دریا سمٹ کر صرف بالشت بھر کی ایک ہی گھڑیا کی تلاش رہ گئی کیوں پادری صاحب کیا آپ کے مافی الرحم میں صرف بچہ کا آلہ تناسل داخل ہے کہ نرمادہ بتایا اور یعلم مافی الارحام صادق آیا اس کے اعضائے اندرونی کیا رحم میں نہیں جنین کے دل ودماغ گردے شش سپرز مثانے تلخے امعا معدے رگ پٹھے عظم عضلے ایک ایک پرزے کا وزن مقدار مساحت طول عرض عمق فربہی لاغری کے اختلافات غرض سب حالات صحیح صحیح محقق مفصل نہ فقط شرابی کی زق زق یا اندھے کی اٹکل بیان کرو۔اچھا جانے دو اندرونی اعضائے آلہ وآلہ پرست سب کورے کورہیں بیرونی ہی سطح کا حصہ سہی۔بولو میس میڈم جو پیٹ میں جلوہ آرا ہیں، ان کے سر پر کتنے بال ہیں، ہر بال کا طول کس قدر، عرض کتنا، عمق کس قدر، وزن کتنا، جلد میں مسام کتنے ہیں، ہر سوراخ کے ابعاد ثلثہ کیا کیا ہیں، ان میں کتنے باہم ایک دوسرے سے ۱۳/ ۹ کی نسبت رکھتے ہیں ہر ایک باقی سے کتنا متفاوت ہے بغل اور سینے اور ران اور پیر اور دونوں لب بالا چاروں لب زیرین وغیرہا جوڑوں وصلوں میں ہر ایک کا زاویہ کس حدونہایت تک پھیل سکتا ہے۔ کئی درجے دقیقے ثانیے عاشرے وغیرہا تک پہنچتا ہے دس تجاویف [عـــہ] ظاہرہ میں طبعًا

عـــہ: پنج درنصف بالا صماخین ومنخرین ودہن وپنج درنصف زیریں ثقبہ درقلہ جبل الزہرہ کہ سترہ وناف تامندوسہ در دامان از انہا دو در ابرۃ الزہرہ کہ بطر د نوف خوانندہ یکے پائینش کہ مہبل گویند کہ وپنجم فرجہ پسین ۱۲۔

پانچ اوپر والے نصف میں، دو کانوں کے اندر، دوناک کے اندر اور ایک منہ۔اسی طرح پانچ نیچے والے نصف میں، جبل الزہرہ کے بالائی حصہ میں سوراخ جسے سرہ اور ناف کہا جاتا ہے اور تین اس کے دامان میں ہیں جن میں سے دو ابرہ زہرہ میں جن کا نام بطر اور نوف ہے اور نیچے کی طرف جسے مہبل کہتے ہیں اور پانچواں سوراخ پیچھے کی طرف۔ ۱۲۔(ت)

وقسرًا کہاں تک پھیلنے کی قابلیت ہے کہ اس سے ذرہ بھر قسر زائد واقع ہو توقطعًا خارق ہو اور اس حد تک یقینا تحمل کے قابل ولائق ہو تجاویف حاصلہ وتجاویف صالحہ میں ہر جگہ کتنا تفرقہ ہے۔الی غیر ذٰلك من الاحوال الزاھرۃ فی السطوح الظاھرۃ (اس کے علاوہ روشن احوال، ظاہر سطحوں میں۔ت) یہ تمام تفاصیل تو یعلم مافی الارحام کے لاکھوں سمندروں سے ایک خفیف قطرہ بھی نہیں اسی کو بتادو۔

"فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَ لَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡ وَ قُوۡدُهَا النَّاسُ وَ الۡحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتۡ لِلۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۴﴾ "[30]	پھر اگر نہ بتاؤ اور ہر گز نہ بتاسکوگے توڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن ہیں آدمی اور پہاڑ، تیار رکھی ہے کافروں کے لئے۔

بالجملہ اس اعتراض کی ایک بہت ناقص نظیر یہ ہوسکتی ہے کہ بادشاہ تمام روئے زمین اپنی مدح کرے، میں ہوں مالک خزائن عامرہ میں ہوں صاحب اموال متکاثرہ، میرے لئے ہیں بلاد وقری کے محصول، پہاڑوں کے حاصل، صحراؤں کی کانیں، دریاؤں کے محاصل، یہ سن کر ایک بے ادب، گستاخ، فقیر، قلاش، گدیہ گر، بے معاش، لنجھا، بولا، اندھا، ہیولے چوتڑوں کے بل گھسٹتا بادشاہ ہی کے کسی گاؤں میں بادشاہ ہی کی رعیت سے ہاتھ پاؤں جوڑ کر بادشاہ ہی کے دیئے ہوئے مال سے ایک پھوٹی کوڑی مانگ لائے اور سربازار تالیاں بجائے کہ لیجئے بادشاہ تواپنے ہی آپ کو مالک خزائن واموال ومحاصل معادن وبحار وجبال بتاتا تھا یہ دیکھو مدتوں مصیبت جھیل کر پاپڑ بیل کر ہم نے بھی ایک کانی کوڑی پائی ہے کیوں ہم بھی مالک خزائن ومحاصل بحار ہوئے یا نہیں مسلمانوں نہ فقط مسلمانوں ہر قوم کے عاقلوں کیا اس اندھے کا ہلکا سا لقب مجنون نہ ہوگا کیا اس سے نہ کہا جائے گا کہ او بے عقل اندھے کیا بادشاہ نے کہیں یہ فرمایا تھا کہ ہمارے خزانہائے عامرہ کے سوا ممکن نہیں کسی کے پاس کوئی پھوٹی کوڑی نکل سکے اگرچہ ہماری عطا کی ہوئی ہو، حاش للہ سلطان نے تو جابجا صاف فرمادیا ہے کہ ہم نے اپنی رعایا کو بہت اموال کثیرہ عطایائے عزیزہ انعام فرمائے ہیں اور ہمیشہ فرمائیں گے، ہاں اصل مالک ہمارے سوا کوئی نہیں نہ ہمارے برابر کسی کا خزانہ ہو، او مجنون اندھے! کیا یہ بھیک کی کوڑی لاکر تو اس کا ذاتی مالک بے عطائے سلطان ہوگیا یا اس پھوٹی کوڑی سے تیرا مال خزائن شاہی کے برابر ہولیا

---

[30] القرآن الکریم ۲/ ۲۴

اور جب کچھ نہیں تو کس ملعون بناء پر فرمان شاہی کی تکذیب کرتا اور قہر جبّار قہار سے نہیں ڈرتا ہے۔ہاں ہاں یہ پادری معترض اس اندھے سے بھی بہت بدتر حالت میں ہے اندھا فقیر اور وہ بادشاہ کبیر دونوں ان باتوں میں کانٹے کی تول برابر ہیں کہ دونوں مالک بالذات نہیں، دونوں مالک حقیقی نہیں، دونوں کی ملک مجازی حادث، دونوں کی ملک فانی زائل، دونوں حقیقت میں نرے محتاج، دونوں بے شمار خزانوں کے مجازًا بھی مالک نہیں، پھر اس کوڑی کو اس کے خزائن سے ایک نسبت ضرور کہ دونوں محدود اور ہر متناہی کو دوسری متناہی سے کچھ نسبت ضرور دے سکتے ہیں اگرچہ نسبت نما میں ہزار صفر لگا، بخلاف علم حقیقی خالق و علم اسمی مخلوق جن میں اصلًا کوئی تناسب ہی نہیں وہ ذاتی یہ عطائی، وہ غنی یہ محتاج، وہ ازلی یہ حادث، وہ ابدی یہ فانی، وہ واجب یہ ممکن، وہ ثابت یہ متغیر، وہ کامل یہ ناقص، وہ محیط یہ قاصر، وہ ازلًا ابدًا نامتناہی در نامتناہی، یہ ہمیشہ ہر وقت معدود و محدود، پھر متناہی کو نامتناہی سے کوئی نسبت بتاہی نہیں سکتے کہ یہ اس کا فلاں حصہ ہے، بھلا اس اندھے کو تو ہر عاقل مجنون کہتا ان اندھوں کو کیا کہا جائے، یہ تو مجنون سے بھی کئی لاکھ درجے بدتر ہوئے، اور اندھے پن میں بھی اس سے کہیں بڑھ کر، اس کی آنکھیں تو باقی ہیں اگرچہ بے نور ہیں، یہاں آنکھوں کا نشان تک نہیں، ہاں ہاں کون سی آنکھیں، یہ دو چتلی کوڑیاں نہیں جو خر و خوک سب کے منہ پر لگی ہوتی ہیں بلکہ ہیئے کی، جنہیں قرآن عظیم میں فرماتا ہے:

"فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَى الۡاَبۡصَارُ وَلٰـكِنۡ تَعۡمَى الۡقُلُوۡبُ الَّتِىۡ فِى الصُّدُوۡرِ ﴿۴۶﴾"[31]	تو ہے یوں کہ ان کافروں کی آنکھیں اندھی نہیں وہ دل اندھے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

والعیاذ باللہ رب العٰلمین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ خیر کسی کافر سے کیا شکایت مجھے تو ان ناسمجھ مسلمانوں سے تعجب آتا ہے جو مہمل و بے معنے شکوک واہیہ سن کر متحیر ہوتے ہیں، سبحان اللہ اللہ اللہ اللہ کہاں اللہ رب السمٰوٰت والارض عالم الغیب والشہادہ سبحنہ وتعالٰی اور کہاں کوئی بے تمیز بونگا ہیولی ہنقہ ناپاک ناشتہ کھڑے ہو کر مُوتنے والا ع

ببیں کہ از کہ بریدی وباکہ پیوستی

(دیکھا کہ تونے کس سے قطع تعلق کیا اور کس کے ساتھ منسلک ہوا ہے۔ت)

خدارا انصاف، وہ عقل کے دشمن، دین کے رہزن، جہنم کے کودن کہ ایک اور تین میں فرق نہ جانیں، ایک خدا کے تین مانیں، پھر ان تینوں کو ایک ہی جانیں، بے مثل بے کفو کے لئے جورو بتائیں، بیٹا ٹھہرائیں، اس کی

[31] القرآن الکریم ۲۲ / ۴۶

پاک باندی ستھری کنواری پاکیزہ بتول مریم پر ایک بڑھئی کی جورو ہونے کی تہمت لگائیں، پھر خاوند کی حیات خاوند کی موجودگی میں بی بی کے جو بچہ ہو اسے دوسرے کا گائیں، خدا کا بیٹا ٹھہرا کر ادھر کافروں کے ہاتھ سے سولی دلوائیں، ادھر آپ اس کے خون کے پیاسے لوٹیوں کے بھوکے روٹی کو اس کا گوشت بنا کر دَر دَر چبائیں، شراب ناپاک کو اس پاک معصوم کا خون ٹھہرا کر غٹ غٹ چڑھائیں، دنیایوں گزری ادھر موت کے بعد کفار کو اسے بھینٹ کا بکرا بنا کر جہنم بھجوائیں، لعنتی کہیں ملعون بنائیں، اے سبحان اللہ اچھا خدا جسے سولی دی جائے، عجب خدا جسے دوزخ جلائے۔ طرفہ خدا جس پر لعنت آئے جو بکرا بنا کر بھینٹ دیا جائے، اے سبحان اللہ باپ کی خدائی اور بیٹے کو سولی، باپ خدا بیٹا کس کھیت کی مولی، باپ کی جہنم کو بیٹے ہی سے لاگ، سرکشوں کو چھٹی بے گناہ پر آگ، امتی ناجی رسول ملعون، معبود پر لعنت بندے مامون۔ تف تف وہ بندے جو اپنے ہی خدا کا خون چکھیں، اسی کے گوشت پر دانت رکھیں، اف اف وہ گندے جو انبیاء ورسل پر وہ الزام لگائیں کہ بھنگی چمار بھی جن سے گھن کھائیں، سخت فحش بیہودہ کلام گھڑیں اور کلام الٰہی ٹھہرا کر پڑھیں، زِہ زِہ بندگی خَہ خَہ بندگی خَہ خَہ تعظیم، پَہ پَہ تہ۔ زیب قَہ قَہ تعلیم (مثال کے لئے دیکھو بائبل پرانا عہد نامہ یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۲۳ ورس[عـــہ۱] ۱۵تا۱۸) خدا کا معاذاللہ زنا کی خرچی کو مقدس ٹھہرانا اور اپنے مقربوں کے لئے اسے چن رکھا کہ کھائیں اور مستائیں۔ ایضاً کتاب پیدائیش باب ۱۹ ورس[عـــہ۲] ۳۰تا۳۸ سیدنا لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معاذاللہ اپنی دختروں سے

عـــہ۱: وہ عبارت یہ ہے (۱۵) اس دن ایسا ہوگا کہ صور کسی بادشاہ ایام کے مطابق ستر برس تک فراموش ہوجائیں گی، اور ستر برس کے پیچھے صور کو چھنال کے مانند گیت گانے کی نوبت ہوگی۔ (۱۶) او چھنال جو کہ فراموش ہو گئی ہے بربط اٹھالے اور شہر میں پھرا کر تار کو خوب چھیڑ اور بہت سی غزلیں گا تاکہ تجھے یاد کریں (۱۷) کیونکہ ستر برس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صور کی خبر لینے آئے گا اور پھر وہ خرچی کے لئے جائے گی اور روئے زمین کی ساری مملکتوں سے زنا کرے گی (۱۸) لیکن اس کی تجارت اور اس کی خرچی خداوند کے لئے مقدس ہوگی اس کا مال ذخیرہ نہ کیا جائے گا اور رکھ چھوڑا جائے گا بلکہ اس کی تجارت کا حاصل ان کے لئے ہوگا جو خداوند کے حضور رہتے ہیں کہ کھاکے سیر ہوں اور نفیس پوشاک پہنیں۔

عـــہ۲: (۳۰) اپنی دونوں بیٹیوں سمیت پہاڑ پر جارہا (۳۱) پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا (۳۲) آؤ ہم باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم بستر ہوں (۳۳) پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم بستر ہوئی۔ (باقی برصفحہ آئندہ)

زنا کرنا بیٹیوں کا باپ سے حاملہ ہو کر بیٹے جننا۔ ایضاً کتاب دوم اشمویل نبی باب ۱۱ ورس عـــہ۱ ۲ تا ۵ سیدنا داؤد علیہ الصّلوٰۃ والسلام کا اپنے ہمسائے کی خوبصورت جورو کو ننگی نہاتے دیکھ کر بلانا اور معاذاللہ اس سے زنا کرکے پیٹ رکھانا، ایضاً کتاب حزقیل نبی باب ۲۳ ورس عـــہ۲ یکم تا ۲۱ معاذاللہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

(۳۴) دوسرے روز پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا دیکھ کل رات میں اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی آؤ آج رات بھی اس کو مے پلائیں اور تو بھی جاکے اس سے ہم بستر ہو (۳۵) سو اس رات چھوٹی اس سے ہمبستر ہوئی (۳۶) سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں (۳۷) اور بڑی ایک بیٹا جنی اس کا نام موآب رکھا وہ موآبیوں کا جو اب تک ہیں باپ ہو (۳۸) اور چھوٹی بھی ایک بیٹا جنی اس کا نام بنی عمی رکھا وہ بنی عمون کا جو اب تک ہیں باپ ہو اھ مختصراً ۱۲۔

عـــہ۱: (۲) ایک دن شام کو داؤد چھت پر ٹہلنے لگا وہاں سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہارہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی (۳) تب داؤد نے اس عورت کا حال دریافت کرنے آدمی بھیجے انہوں نے کہا حتی اور یاہ کی جورو (۴) داؤد نے لوگ بھیج کے اس عورت کو بلالیا اور اس سے ہمبستر ہوا وہ اپنے گھر چلی گئی (۵) اور وہ عورت حاملہ ہوگئی سو اس نے داؤد کے پاس خبر بھیجی کہ میں حاملہ ہوں اھ مختصراً۔

عـــہ۲: (۱) خداوند کا کلام مجھے پہنچا اس نے کہا (۲) اے آدم زاد! دو عورتیں تھیں جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئیں (۳) انہوں نے مصر میں زناکاری کی وے اپنی جوانی میں یار باز ہوئیں وہاں ان کی چھاتیاں ملی گئیں ان کی بکر کے پستان چھوئے گئے (۴) ان میں بڑی کا نام اہولہ اور اس کی بہن اہولیہ اور وے میری جورواں ہوئیں (۵) اہولیہ جن دنوں میں میری تھی چھنالا کرنے لگی اور اسوریوں پر عاشق ہوگئی (۶) وے سرلشکر اور حاکمان تھے دلپسند جوان ارغوانی پوشاک (۷) اس نے ان سب کے ساتھ چھنالہ کیا (۸) اس نے ہر گز اس زناکاری کو جو اس نے مصر میں کی تھی نہ چھوڑا کیونکہ انہوں نے اس کی بکر پستانوں کو ملا تھا اور اپنی زنا اس پر انڈیلی تھی (۹) اس لئے میں نے اس کے یاروں کے ہاتھ میں، ہاں اسوریوں کے ہاتھ میں جن پر وہ مرتی تھی کردیا (۱۰) انہوں نے اس کو بے ستر کیا (۱۱) اس کی بہن اہولیہ نے یہ سب کچھ دیکھا پر وہ شہوت پرستی میں اس سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

خدا کی دو جوروؤں کا قصہ اور سخت شرمناک الفاظ میں ان کی بے حد زناکاریوں سے شہوت رانیوں کا تذکرہ نیا عہد نامہ پورلیس رسول کا خط کلیٹوں کو باب ۳ ورس ۱۳ انصاری کے یسوع مسیح مصنوع کا ملعون ہونا الٰی غیر ذٰلک ممالا یعد ولا یحصی۔

"اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَ عِیْسٰى وَ مَاۤ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ	ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور ان کی اولاد پر، اور جو عطا کئے گئے موسٰی و عیسٰی اور جو عطا کئے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

بدتر ہوئی، اس نے اپنی بہن کی زناکاری سے زیادہ زناکاری کی (۱۲) وہ بنی اسور جو اس کے ہمسایہ تھے جو بھڑکیلی پوشاک پہنتے اور گھوڑوں پر چڑھتے اور دل پسند جوان تھے، عاشق ہوئی (۱۳) اور میں نے دیکھا کہ وہ بھی ناپاک ہو گئی (۱۴) بلکہ اس نے زناکاری زیادہ کی کیونکہ جب اس نے دیوار پر مردوں کی صورتیں دیکھیں کسدیوں کی تصویریں شنگرف سے کھچی تھیں (۱۵) کمروں پر پٹکے کسے سروں پر اچھی رنگین پگڑیاں (۱۶) تب دیکھتے ہی وہ ان پر مرنے لگی اور قاصدوں کو ان کے پاس بھیجا (۱۷) سو بابل کے بیٹے اس پاس آکے عشق کے بستر پر چڑھے اور انہوں نے اس سے زنا کرکے اسے آلودہ کیا اور جب وہ ان سے ناپاک ہوئی تو اس کا جی ان سے بھر گیا (۱۸) تب اس کی زناکاری علانیہ ہوئی اور اس کی برہنگی بے ستر ہوئی تب جیسا میرا جی اس کی بہن سے ہٹ گیا تھا ویسا میرا دل اس سے بھی ہٹا (۱۹) تسپر بھی اس نے اپنی جوانی کے دنوں کو یاد کرکے جب وہ مصر کی زمین میں چھنالا کرتی تھی زناکاری پر زناکاری کی (۲۰) سو وہ پھر اپنے ان یاروں پر مرنے لگی جن کا بدن گدھوں کا سا بدن اور جن کا انزال گھوڑوں کا سا انزال تھا (۲۱) اس طرح تو نے اپنی جوانی کی شہوت پرستی کہ جس وقت مصری تیری جوانی کے پستانوں کے سبب تیری چھاتیاں ملتے تھے یاد دلائی اھ ملخصًا۔

عـــہ۲: مسیح نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے میں لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہے جو کوئی کاٹھ پر لٹکا دیا گیا سو لعنتی ہے ۱۲۔

اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ "[32]	میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہیں۔ (ت)
" اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ "[33]	ارے ظالموں پر خدا کی لعنت، جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں۔ (ت)
" اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ ؕ "[34]	وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔ (ت)
فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ۗ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَیْدِیْهِمْ وَ وَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ "[35]	توخرابی ہے ان کے لئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس ہے کہ ان کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں، تو خرابی ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔ (ت)

اللہ اللہ یہ قوم یہ قوم یہ سراسر لوم یہ لوگ یہ لوگ جنہیں عقل سے لاگ جنہیں جنون کا روگ، یہ اس قابل ہوئے کہ خدا پر اعتراض کریں اور مسلمان ان کی لغویات پر کان دھریں انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم (بیشک ہم اللہ تعالٰی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اور نہیں ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نہ نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ تعالٰی کی توفیق سے جو بلندی وعظمت والا ہے۔ت) یہ پہلی اپنی ساختہ بائبل تو سنبھالیں قاہر اعتراض باہر ایراد اس پر سے اٹھالیں، انگریزی میں ایک مثل کیا خوب ہے کہ شیش محل کے رہنے والا پتھر پھینکنے کی ابتدا کرے یعنی رب جبار قہار کے محکم قلعوں کو تمہاری کنکریوں سے کیا ضرر پہنچ سکتا ہے، مگر ادھر سے ایک پتھر بھی آیا تو حجارۃ من سجّیل (کنکر کا پتھر۔ت) کا سماں کعصف ماکول (کھائی ہوئی کھیتی۔ت)

[32] القرآن الکریم ۲/ ۱۳۶

[33] القرآن الکریم ۱۱/ ۱۸و۱۹

[34] القرآن الکریم ۱۰/ ۶۹

[35] القرآن الکریم ۲/ ۷۹

کا مزہ چکھادے گا۔

"وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾" [36] واٰخر دعوٰینا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصّلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین سیّدنا ومولانا محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین اٰمین۔	اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ اور ہماری دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا اللہ ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا۔اور درود وسلام ہو آخری نبی پر جو ہمارے آقا و مولا محمد مصطفٰی ہیں اور آپ کے تمام آل واصحاب پر۔آمین! (ت)

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن

المصطفٰی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

رسالہ

الصمصام علی مشکك فی اٰیۃ علوم الارحام

ختم ہوا

---

[36] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷